صفاتِ ذمیمہ کو اپنے تئیں جمع کرنے کو خاندانی حق سمجھتے ہیں اور یہی لوگ مسلک وملت کے لیے ننگ وعار بنتے جا رہے ہیں۔

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا ۔۔۔ کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

وفاتِ فاجعہ: مولانا ممدوح اپنے قریبی ساتھی اور ''دارالعلوم اسلامیہ بلتستان'' کے شیخ الحدیث وناظم حافظ کریم بخش ؒ کی مزاج پرسی اور محبانِ علاقہ سے ملنے کے لیے غواڑی تشریف لائے تھے۔ واپسی پر بروز جمعہ بتاریخ ۲ مئی ۱۹۵۸ء بعمر ۶۳ سال بمقام اباداں علاقہ چھوربٹ خپلو دریائے شیوک پار کرتے ہوئے تیز لہروں کا شکار ہو کر داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ ﴿إنا لله وإنآ إليه راجعون﴾ اور وہیں پر برلبِ دریا آپ کے جسدِ خاکی کو سپرد خاک کیا گیا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے ۔۔۔ سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

الاستاد عبدالرشید صدیقی ؒ لکھتے ہیں کہ آپ کا مرقد آج بھی اس شعر کا عکاس ہے:

برمزارِ ما غریباں نے چراغے نہ گلے ۔۔۔ نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

آپ کی اچانک وفات کی خبر آناً فاناً پورے بلتستان میں پھیل گئی۔ اور آپ کے عقیدتمندوں کے حلقوں میں کہرام مچ گیا۔ کیونکہ سب آپ کے شیدائی تھے۔ آج کے بعد سے ان کو یقین تھا کہ وہ زبان جوان کے روحانی درد کا درماں اور بدن کی روح تھی، ان سے چھن گئی۔ آپ کی وفات پر علمائے بلتستان نے ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا، جس میں آپ کی وفات کو ''موت العالِم موت العالَم'' قرار دیا گیا۔

ازواج واولاد: آپ کی یادگار دو اولاد نرینہ کی شکل میں ہے۔ مولانا عبدالرشید انصاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات 2002ء) اور جناب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن عبداللہ اصلاحی۔ انصاری صاحب ؒ تو مضمون ہذا کا اصل مصنف ہے۔ آپ کی مفصل سوانح عمری فضیلۃ الاستاد صدیقی مرحوم نے مجلۃ التراث شمارہ ۹ میں لکھی ہے۔ دوسرا صاحبزدہ عبداللہ اصلاحی صاحب صرف منصب کے طور پر ہیڈ ماسٹر نہیں تھے؛ بلکہ ایک با صلاحیت، باکردار، فعال ومتحرک اور با اثر شخصیت تھا۔ گورنمنٹ مڈل سکول غواڑی میں بھی ڈیوٹی پر رہے تھے۔ آپ نے اپنی تمام اولاد کو مروّجہ علوم سے آراستہ کیا۔ آپ کافی عرصہ تک جمعیت اہلحدیث بلتستان کے مالیاتی امور میں محاسبہ کمیٹی کا ممبر، مجلس شوریٰ کا ممبر اور الاثر پبلک سکول کی گورننگ باڈی کا ممبر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اولادِ ذکور واناث دونوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ اور موسم کے مطابق سکردو اور اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

جسمانی صحت قسط:۱

امراضِ معدہ اور ان کا اصولی علاج

حکیم ثناءاللہ محمدی

معدہ: نہ صرف ایک اہم عضو ہے؛ بلکہ اسے جسم انسانی میں بڑا اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی اغذیہ و اشیاء اسی کے ذریعے جزو بدن بنتی ہیں۔ غذا کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا اور ہر قسم کے علاج میں غذا کی ضرورت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

علاج کا مقصد: ہر قسم کے علاج کا مقصد حقیقی شدید بھوک پیدا کرنا ہی ہے۔

تبخیر معدہ کا اصل سبب کیا ہے؟ جب بھی ناقص اور خراب یا غیر ضروری اور حرام قسم کی اغذیہ و ادویہ استعمال کی جاتی ہیں، تو ان سے افعالِ معدہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور غذا صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس غیر طبعی عمل کے دوران معدے میں مختلف قسم کی علامات ظہور پذیر ہونے لگتی ہیں۔

ترکیب معدہ: معدے کی ساخت میں تین مفرد اعضاء شامل ہیں یعنی: عصب + عضلہ + غُدد = معدہ

شکل معدہ اور محل وقوع: معدہ کی شکل مشک سے مشابہ ہے اور یہ پیٹ کے بالائی اور وسطی حصہ میں عمودی طور پر واقع ہوتا ہے۔ اس طرح کا اس چوڑا اور گول سرا بائیں طرف حجابِ حاجز سے نیچے تلی کی جانب ہوتا ہے۔

مفرد اعضاء (عصب، عضلہ، غدد) کی ذمہ داریاں: (أ) اعصاب: جسم میں احساس کی ترسیل کا کام کرتے ہیں (ب) عضلات: حرکات دینے کا کام انجام دیتے ہیں۔ (ج) غدد: جسم کو غذا بہم پہنچاتے ہیں۔

ہر مفرد عضو اپنے حیاتی عضو (دل، دماغ، جگر) کے ماتحت اپنے افعال بجالاتا ہے۔

ابتدائی تشخیص: مرض کی صورت میں ہم یہ دیکھیں گے کہ ان مفرد اعضاء (اعصاب، عضلات، غدد) میں سے کس نے اپنا کام چھوڑ دیا ہے اور کس مقام پر تعطل پیدا ہوا ہے۔ اور اس مفرد عضو کے غیر طبعی فعل سے دیگر اعضاء پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟ اس کے بعد متعلقہ مفرد حیاتی عضو کے افعال کو درست کر دینے سے نظام جسم درست ہو جائے گا۔ إن شاء اللہ۔ یقیناً جسم کا درست ہونا ہی صحت ہے۔

حقیقتِ صحت و مرض اور علامات:

صحت: اس سے مراد ایسی حالت بدن ہے جس میں اعضائے بدنیہ اپنے افعال صحیح طور پر انجام دیں۔ اعضائے بدنیہ میں مرکب اعضاء سے لے کر جسم کی بنیادی اکائی حیوانی ذرہ یا سیل (Cell) تک شامل ہیں۔

مرض: اس سے مراد بدن کی ایسی حالت ہے جس میں اعضائے بدنیہ اپنے افعال صحیح طور پر انجام نہ دے سکیں۔ یعنی ان کے افعال میں افراط و تفریط یا ضعف پیدا ہو جائے۔ یہ افراط و تفریط اور ضعف قانون مفرد اعضاء کی اصطلاح میں ''تیزی'' کہلاتا ہے۔ جو متعلقہ خلط یا مادہ سے پیدا ہوئی، یا ''سستی'' ہوگی جو رطوبات سے ہوئی ہے۔ یا کسی مفرد عضو میں ''ضعف'' و کمزوری ہوگی جس کا سبب حرارت ہوئی ہے۔ پس مرض کی صورت میں انہی تین صورتوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔

مفرد عضو کی تیزی تحریک سے سوزش تک کے چند مقامات: (۱) **لذت:** تحریک کے مقام پر دوران خون بڑھتا ہے تو شروع میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ (۲) **بے چینی:** لذت میں شدت پیدا ہونے کے بعد وہاں بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ (۳) **حبس:** جہاں رطوبت کی پیدائش بند ہو جائے اور خشکی بڑھنا شروع ہو جائے۔ (۴) **قبض:** جہاں پر رطوبت کا اخراج رک جائے۔ (۵) **خارش:** قبض کے بعد وہاں پر خارش شروع ہو جاتی ہے۔ (۶) **جوش خون:** خارش میں جب شدت پیدا ہوتی ہے تو وہاں خون میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ (۷) **درد:** جوش خون کے دباؤ سے عضو کی وسعت میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس درد کے بعد سوزش پیدا ہوتی ہے۔ (۸) **سوزش** ان تمام مراحل کے مجموعے کا نام ہے۔ سوزش ایک ایسی جلن ہے جو کیفیاتی ونفسیاتی اور مادی تحریکات سے جسم کے کسی مفرد عضو میں پیدا ہو جائے۔ (۹) **ورم:** جہاں سوزش میں شدت پیدا ہو جاتی ہے وہاں کثرت خون اور رطوبات سے ابھار بن جاتا ہے، جیسے ورم یا التہاب کہتے ہیں۔ اس میں سوزش کی علامات کے ساتھ سوجن بھی ہوتی ہے اور جب سوجن بڑھ جائے تو حرارت بخار میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھوڑے پھنسیاں بھی اورام میں شامل ہیں۔

علامت: وہ اشارہ ہے جو مرض کی دلیل ثابت ہو نہ کہ خود مرض بن جائے۔ چونکہ یہ مرض کے متعلق طبیعت کی ایک پکار یا اظہار ہے۔ شیخ الرئیسؒ فرماتے ہیں: ''جب جسم انسانی کے جو مجرا اپنے افعال صحیح انجام نہیں دیتے تو ان سے جسم انسانی کی طرف جو اشارات دلیل بنتے ہیں وہی علامت کہلاتے ہیں۔'' مثلاً نزلہ زکام، دردسر، سردی وتری اور گرمی و خشکی کا احساس قبض یا اسہال، بدہضمی، بھوک یا پیاس کی شدت، بدن کا بہت زیادہ سرد ہو جانا یا بخار کا چڑھنا، نکسیر پھوٹنا، پیشاب کی کمی بیشی وغیرہ یہ سب علامات ہیں۔

تکالیف معدہ وامعاء ایک نظر میں

۱۔ اعصابی عضلاتی علامات: قراقر معدہ، عطاش، ہیضہ، درد معدہ، اعصابی، دست، قے۔

۲۔ اعصابی غدی علامات: بدہضمی، سنگرہنی، بند ہیضہ، بھوک مرجانا، کیچوے۔

۳۔ غدی عضلاتی علامات: جلن معدہ، خونی پیچش، کدو کیڑے، جوع الغشی۔

۴۔ غدی اعصابی علامات: کانچ نکلنا، قے صفراوی، ورم امعاء، آؤں آنا، زائدہ عور کا ورم، پیچش۔

۵۔ عضلاتی اعصابی علامات: معدہ کا سوء مزاج، خارش معدہ، جوع الکلب، غیر فطری اشیاء کی خواہش، بواسیر، بادی، قولنج، کھچ لوٹ معدہ، چنونے، نفخ معدہ، فتق، درد معدہ۔

۶۔ عضلاتی غدی علامات: قروع وثبور معدہ، اختلاج معدہ، انقلاب معدہ، قولنج، تشنج معدہ، ہچکی، قے الدم، بواسیر خونی، ورم معدہ۔

درد معدہ اعصابی: جب معدہ کے اعصابی پردے میں سوزش ہو جاتی ہے تو اس سے ایک طرف معدہ میں رطوبات کی سکریشن بڑھ جاتی ہے دوسری طرف رطوبات کی کثرت سے نظام ہضم معطل ہو جاتا ہے۔

اسباب: (۱) **کیفیاتی** اسباب میں تری، سردی، مرطوب موسم، گیلے کپڑے پہننا۔

(۲) **نفسیاتی** اسباب: پریشانی، خوف، وہم اور بے عملی اس کا سبب بنتے ہیں۔

(۳) مادی اسباب: تر و سرد اغذیہ اور اشیاء، خلط بلغم، آتشکی مادہ، ہائیڈروجن گیس۔

(۴) **غذائی** اسباب: کدو، بناسپتی گھی، دودھ، لسی، چاول، تربوز، کھیرا، ککڑی، ساگودانہ، ناشپاتی، کیلا، گڑ، چینی۔

(۵) **دیگر اسباب**: جریان، لیکوریا، پیٹ کے کیڑے، غیر شادی شدہ رہنا، سنگرہنی، نامردی، اغلام مفعولی، سرسام اور بلا ضرورت وقت بے وقت کھانا وغیرہ۔

علامات: جس مریض کے اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں ان کا دل گھبراتا ہے، بھوک بند، تھوک بکثرت خارج ہوتی ہے، قے ہو جاتی ہے، تنہائی پسند، شدید پیاس قے کی وجہ سے پانی ہضم نہیں ہوتا، پیٹ میں شدید درد، اسہال قے کے ساتھ اس کو ہیضہ کہتے ہیں۔

تشخیصی علامت: (۱) بدن چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوگا۔ (۲) نیند کا غلبہ ہوگا۔ (۳) حرکات سست ہو جائیں